سوال

کیا ئے علمی نظریات سے قرآن مجید کی تفسیر کرنی جائز ہے ؟

جواب

الحمد للہ

مندرجہ بالا سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا :
علمی نظریات کے ساتھ قرآن کی تفسیر کرنے میں خطرہ پایا جاتا ہے ، وہ اس طرح کہ جب ہم ان نظریات سے تفسیر کردیں تو پھر ان کے خلاف دوسرے نظریات آگئے تو دشمنان اسلام کی نظروں میں یہ ہوگا کہ قرآن مجید صحیح نہیں رہا، لیکن مسلمانوں کی نظر میں تو یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں جس نے اس کی تفسیر کی ہے اس سے خطا کا تصور کیا جاسکتا ہے ، لیکن دشمنان اسلام اس کے خلاف داؤ لگانے کا انتظار کرتے رہتے ہیں ۔

لھذا آپ اس سے بہت ہی زیادہ بچ کررہیں کہ ان علمی امور سے تفسیر کریں اور ہمیں یہ معاملہ واقع پر چھوڑ دینا چاہیے ، اور اگر یہ فی الواقع ثابت ہوجائے تو ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی کہ ہم یہ کہیں کہ اسے قرآن مجید نے ثابت کیا ہے ۔

قرآن مجید تو عبادت اور غور وفکر اور عقل اور تدبر کے لیے نازل ہوا ہے ، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس اس کی آیات پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں سورۃ ص (29) ۔

اور یہ ان امور کی طرح نہیں جو تجربات سے حاصل ہوں اور لوگ اسے معلومات کے ذریعے حاصل کرلیتے ہیں ، پھر ہوسکتا ہے کہ اس پر قرآن کریم کو لاگو کرنے میں عظیم خطرہ پیدا ہوجائے ، اس کی مثال یہ دے سکتے ہیں کہ مثلا اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

اے انسانوں اور جنوں کی جماعت !اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکلنے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو !غلبہ اور طاقت کے بغیر تم بھاگ نہیں سکتے الرحمن (33) ۔

جب انسان چاند پر جا پہنچا تو بعض لوگوں نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اسے اس واقعہ پر فٹ کردیا اور کہا کہ : اس آیت میں سلطان سے مراد علم ہے ، اور وہ اپنے علم کی بنا پر زمین کے کناروں سے باہر جانکلے اور جاذبیت سے تجاوز کرلیا ہے ، تو یہ بہت بڑی غلطی ہے اور تو یہ جائز ہی نہیں کہ اس معنی میں قرآن مجید کی تفسیر کی جائے ۔

تو یہ اس کا متقاضی ہے کہ آپ نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالی نے یہ چاہا اور یہ شہادت بہت ہی بڑی شہادت ہے جس کے بارہ میں تجھے سوال ہوگا ۔

اور جو بھی اس آیت پر غور وفکر تدبر کرے گا وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ تفسیر باطل ہے اور صحیح نہیں اس لیے کہ یہ آیت اللہ تعالی کے اس فرمان

زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں ، صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی ، پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟ الرحمن (26-28) ۔

تو ہم ان لوگوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ لوگ آسمان کے کناروں سے باہر نکل گئے ہیں ؟ ۔

توجواب نہیں میں ہوگا اوراللہ تعالی توفرمارہے ہیں :

{ اے انسانوں اورجنوں کی جماعت !اگرتم میں آسمانوں اورزمین کے کناروں سے باہر نکلنے کی طاقت ہے ۔

دوم :

اورکیاان پرآگ کے شعلے اوردھواں بھیجاگیاہے ؟

تواس کاجواب بھی نہیں میں ہے ، تویہ صحیح نہیں کہ اس آیت کی تفسیر یہ کی جائے جیساکہ ان لوگوں نے کی ہے ۔

ہم یہ کہیں گے کہ چاندتک پہنچنا ایک تجرباتی چیزہے جس تک وہ اپنے تجربوں کی بناپرپہنچے ہیں ، اوریہ کہ ہم قرآن مجید کوپھیرکراوراس میں تحریف کریں تاکہ وہ اس پردلالت کرے تویہ قطعی طورپرصحیح نہیں اورنہ ہی جائزہے کہ اس طرح کی تفسیر کی جائے ۔ .